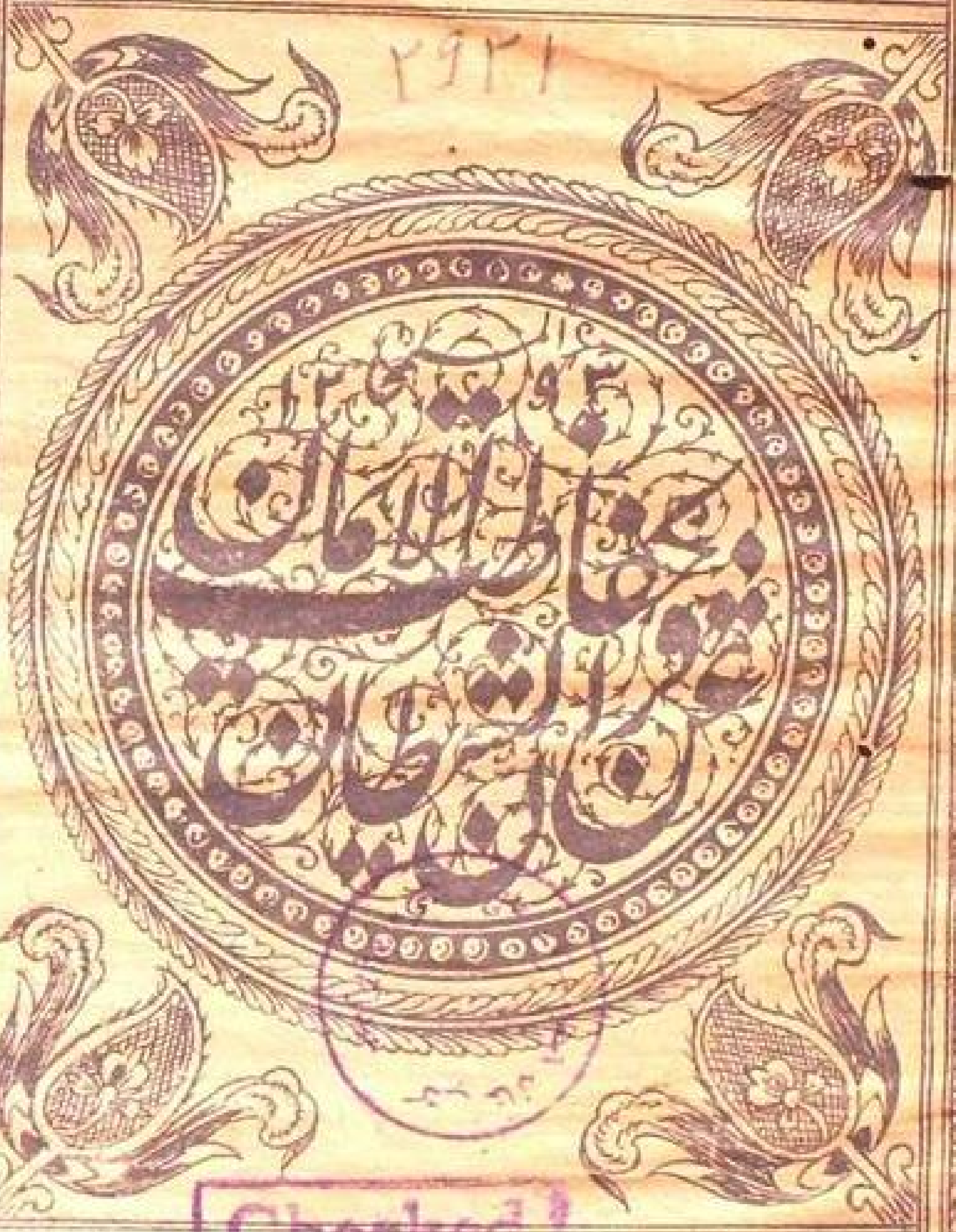
بندہ کمترین حاجی احمد حسین ... مولوی ... حسین صاحب ...



رکھا واسطے فوائد عام اہل اسلام ... کلام

در مطبع ... طبع ... رشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰة والسلام علی شفیع المذنبین خاتم المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین
اما بعد مبرہن جمیع مومنین باریک بین صاحب حق یقین ہو کہ اس رسالہ مسمی بہ **حفاظت الایمان عن قرن الشیطان** مین بنا بر تنبیہ عوام چند اعتراضات **جناب مولوی زاہد حسین صاحب حنفی** مدظلہ العالی معہ اجوبہ باطلہ فرقہ ضالہ وہابیان محمدی نام درج ہین تا دیندار بھائیون پر جھوٹون کی قلعی کھل جاے اور پھر کبھی کوئی انکے دام مین نہ آے
بزیر دلق ملمع کمندہا دارند :: درازدستی این طول استینان بین ::

اعتراضات مولوی زاہد حسین صاحب اعتراض اول تقویۃ الایمان کے فقرون پر اور تیسری بات یہہ کہ بعضی کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہین کہ انکو عبادت کہتے ہین انتہی :: خاص کسکو کہتے ہین اور عبادت کسکو کہتے ہین تعریف اسکی بیان کیجئے :: **جواب** حضر محمود صاحب یہہ اعتراض نہین کیونکہ اعتراض کی معنی جرح قدح ہی اور یہان تو لفظون کے معنی پوچھے جاتے ہین پس یہہ اعتراض نہوا **جواب مولوی زاہد حسین صاحب سوال** تعریف سے ہوا ہی نہ کہ لفظون کے معنی پوچھنے سے **جواب** حضر محمود صاحب جسکو آگے اعتراض مین داخل کیا اب اسکو سوال ٹھہراتے ہین اور تعریف اور معنی بیان کرنے مین معترض نے فرق بتلایا ہی سو یہہ فرق کیسا ہوتا ہی بیان کرین اور تعریف اور معنی بیان کرنا کسی جگہہ مین متحد ہوتا ہی یا نہین بیان کرین اور اس دوسرے اعتراض مین پوچھنیکا لفظ بالکل لغو ہی کیونکہ لفظ سوال مین پوچھنیکا معنی آچکا معترض صاحب نے آگے

سوال کو جو اعتراض ٹہرایا تہا اسکے عہدہ سے بر نہ آئے بدستور اعتراض دوم کے مقابلہ جو جواب اوپر سے
دیا گیا اسکے عہدے سے بہی بر نہ آئے یہہ بات حاضران محفل پر جو جانبین کے لوگ ہین اظہر من الشمس ہے
۲۵ وین شعبان ۱۲۹۲ ہجری مقدسہ دستخط خضر محمود صاحب ؛؛ دستخط غلام مصطفی صاحب
دستخط محمد عزیز اللہ صاحب ؛؛ دستخط ننہے میان صاحب جاوروی مینہی

اعتراضات مولوی زاہد حسین صاحب بر فقرات تقویۃ الایمان

صاحب تقویۃ الایمان کہتاہی اور ہاتہہ باندہ کر کہڑے رہنا اور نام پر مال خرچ کرنا اور اسکے
گہر کے طرف دور دور سے قصد کرکے سفر کرنا خاص اللہ کو ہی دلیل اسکی قرآن وحدیث وغیرہ
سے گذارنا ہے **جواب** خضر محمود صاحب اس اعتراض سے صاحب تقویۃ الایمان کی تکفیر
ثابت کرنا مقصود ہی یا تفسیق بیان کیجئے + **جواب** مولوی زاہد حسین صاحب بعد جواب
اعتراض کے جواب اس سوال کا دیا جاوے گا بہر صورت معتقدون کی تقویۃ الایمان کی تکفیر و تفسیق
ہر دو ثابت کیا جائیگی + **جواب** خضر محمود صاحب اللہ کی تعظیم کے کام بالضرور تقرب ہی کے
راہ سے ہوتے ہین اور جو کام تقرب کے راہ سے ہوتا ہی وہ عبادت ہی پس وہ امور مذکورہ تعظیم اور
تقرب کی نظر کرتے عبادت مین اسلئے خدا کے ساتھہ خاص ہین اللہ نے فرمایا الر کتاب احکمت آیاتہ
ثم فصلت من لدن حکیم خبیر ان لاتعبدوا الا اللہ الر یہہ کتاب ہی مضبوط کئے گئے آیتیں
اسکی پہر تفصیل کی گئین نزدیک سے حکمت والے خبردار کے کہ نہ عبادت کرو مگر خدا ہی کو + **جواب**
مولوی زاہد حسین صاحب جواب مذکور میرے اعتراض کے موافق نہین اور آپ لفظ خاص اور عبادت کی
تعریف نہین بیان کئے + **جواب** خضر محمود صاحب جواب ہمارا بیشک سوال کے موافق ہی اور خاص اور عبادت
کی تعریف کا موقع ہونے کی سبب اس امر سے اعراض کیا گیا تہا چونکہ معترض نے تکفیر و تفسیق معتقد تقویۃ الایمان
کو خاص و عبادت کی تعریف ہم سے سننے پر موقوف رکہا ہی اسلئے لکہا جاتا ہی کہ خاص کسی چیز سے وہ امر ہوتا ہے
جو اسی چیز مین پایا جاوے دوسرے چیز مین نہو اور عبادت نام ہی ان احکام کا جو تقرب و تعظیم کی راہ سے ہو + مرقوم ۲۵ وین
شعبان ۱۲۹۲ ہجری
دستخط خضر محمود صاحب + دستخط غلام مصطفی صاحب + دستخط ننہے میانصاحب جاوروی مینہی + دستخط محمد عزیز اللہ صاحب

اغلاط مجیب + غلطی اول معترض نے سوال خاص اور عبادت کی تعریف سے کیا نہ انکے
معنوں سے کیونکہ تعریف اسکو کہتے ہین کہ جامع ہو جمیع افراد کو اپنے اور مانع ہو دخول غیر کو چنانچہ شرح
ملا جامی مین مذکور ہی اور معنی قصد کرنیکو کہتے ہین چنانچہ غیاث اللغات مین ہی معنی قصد کردہ شدہ حج
قصد کردن + غرض اسپر قول معترض کا خود دلالت کرتا ہی اور وہ یہہ ہی کہ سوال تعریف سے ہوا ہی
نہ کہ لفظون کے معنی پوچھنے سے + غلطی دوم غرض معترض کا اس سوال سے یہہ تہا کہ اول تعریف
خاص اور عبادت کی مجیب سے اخذ کر لیکر مصنف تقویۃ الایمان کی گمراہی معلوم کرا دے کیونکہ تعریف
خاص کی یہہ ہی خاصۃ الشیئ ما یختص بہ ولا یوجد فی غیرہ یعنے کسی شی کا خاصہ وہ
کہ مخصوص اسی شی کے ساتہہ ہو اور نہ پائے جاوے غیر مین اسکے اسیطرح ہی شرح ملا جامی مین اور
تعریف عبادت کی قریب معلوم کرا دے جاویگی اور خود مجیب ہی بتائید فرزند محمد عثمان صاحب تعریف
خاص کی اور وہ یہہ ہی کہ خاص کسی چیز سے وہ امر ہوتا ہی جو اسی چیز مین پایا جاوے دوسری چیز مین نہو پس
اس ہر دو تعریف سے بنظر غور دیکہو کہ مصنف تقویۃ الایمان جو تمثیلات کہ لایا ہی کہان انمین بو باس
خاص کی پائے جاتی ہی جیسا کہ کہا بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہین کہ انکو عبادت کہتے
ہین جیسے سجدہ کرنا اور رکوع کرنا اور ہاتہہ باندہکر کہڑے رہنا اور نام پر مال خرچ کرنا اور اسکے نام کا
روزہ رکہنا اور اسکے گہر کے طرف دور دور سے قصد کرکے سفر کرنا اور ایسی صورت بناکر چلنا کہ ہر کوئی
جان لیوے کہ یے لوگ اس گہر کے زیارت کو جاتے ہین اور راستے مین اس مالک کا نام پکارنا اور نامعقول
باتین کرنے سے اور شکار سے بچنا اور اسی قید سے وہان جاکر طواف کرنا اور اس گہر کیطرف سجدہ کرنا
اور اسکے طرف جانور لیجانا اور وہان منتین ماننے اور اسپر غلاف ڈالنا اور چوکہٹ کے آگے کہڑے ہوکر دعا
مانگنے اور التجا کرنے اور دین و دنیا کے مرادین مانگنے اور ایک پتہر کو بوسہ دینا اور اسکے دیوار سے اپنا منہ
اور چہاتی ملانا اور اسکا غلاف پکڑکر دعا کرنے اور اسکے گرد روشنی کرنے اور اسکے مجاور بنکر اسکے خدمتمین
مشغول رہنا جیسے جہاڑو دینے روشنی کرنے فرش بچہانا پانی پلانا وضو اور غسل کا سامان لوگون کے
لیئے درست کرنا اور اسکے کنوین کے پانی کو تبرک سمجہکر پینا بدن پر ڈالنا آپس مین بانٹنا غایبون کے واسطے

لیجانا رخصت ہوتے وقت اُلٹے پاؤن چلنا اور اسکے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنے وہان شکار نکرنا درخت نکاٹنا گہاس نہ اکہاڑنا مواشی نہ چرانا یہہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیئے اپنے بندون کو بتلائے ہین پہر جو کوئی کسی پیر پیغمبر سے یا بہوت وپری سے یہہ معاملہ کرے یا کسی کی سچی یا جہوٹی قبر کو یا کسی کے تہان کو یا کسی کے چلے کو یا کسیکے مکان کو یا کسیکے تبرک کو یا نشان کو یا تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اُنکے نام کا روزہ رکھے یا وہان ہاتہہ باندہکر کہڑا ہووے التجا کرے مرادین مانگے یا جانور چڑہاوے یا ایسے مکانمین دور دور سے قصد کرکے جاوے یا وہان روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑہاوے اُنکے نام کی چہڑی کہڑے کرے انکی قبر کو بوسہ دیوے مورچل جہلے اسپر شامیانہ کہڑا کرے رخصت ہونے کے وقت الٹے پاؤن چلے چوکٹ کو بوسہ دیوے وہان مجاور بنکر بیٹہے ایسے مقامون کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنے اور ایسے قسم کی باتین کرے سو اسپر شرک ثابت ہوتا ہی اسکو اشراک فی العبادت کہتے ہین یعنے اللہ کی سی تعظیم کسی اور کی کرے پہر یون سمجہے کہ یہہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہی یا یون سمجہے کہ انکی اسطرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہی اور تعظیم کے برکت سے اللہ مشکلین کہولدیتا ہی اسمین ہرطرح شرک ثابت ہوتا ہی انتہی **قولہ** اسکے گہر کے مجاور بنکر بیٹہنا الا انکہ مجاور بننا مکہ معظمہ کے نزدیک امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ تعالی کے مکروہ ہی اور نزدیک بعض کے مستحب ہے اور مجاور بننا مدینہ منورہ اور حجرہ شریف کا احادیث صحیحہ سے ثابت ہی جیساکہ فتح القدیر مین ہی + اختلف العلما

فی کراہۃ المجاورۃ بمکۃ وعدمہا فذکر بعض الشافعیۃ ان المختار استحبابہا الا ان یغلب علی ظنہ الوقوع فی المحظور وہذا قول ابی یوسف ومحمد وذہب ابو حنیفہ ومالک الی کراہتہا وکان ابو حنیفہ یقول انہا لیس بدار الہجرۃ + یعنے اختلاف کیئے علما مکروہ ہونمین مجاورت مکہ اور مکروہ نہین ہونے مین اسکے پس ذکر کیا بعض علماء شافعیہ کے تحقیق کہ مختار مستحب ہے مگر اسکو گمان غالب ہو کہ واقع ہوا امر ممنوع مین اور یہہ قول ابی یوسف ومحمد کا ہی اور گئے ابو حنیفہ اور ملک طرف مکروہ ہونے مجاورۃ کے اور کہتے ہین ابو حنیفہ تحقیق کہ وہ مکہ نہین ہے دار ہجرت اسیطرح ہی رد المختار مین + اور مستحسن ہونا مجاورۃ مدینہ منورہ اور حجرہ مقدسہ کا احادیث صحیحہ سے ثابت ہی +

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت

بہا فانی اشفع لمن یموت بہا رواہ احمد والترمذی + اور مروی ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص طاقت رکھے مدینہ میں مرنیکے پس چاہئے کہ مرے بیچ مدینہ کے پس تحقیق کہ میں
شفاعت کرونگا واسطے اس شخص کے جو مریگا مدینہ میں روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی + اور مجاورت حجرہ
شریف کی جیسا کہ حدیث خارجہ بن زید کے اپنے باپ سے ۝ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم المدینہ مہاجری وفیہا مضجعی ومنہا مخرجی حق علی امتی حفظ جیرانی وفیہا
من حفظ وصیتی کنت لہ شہیدا یوم القیمۃ ومن ضیعہا اوردہ اللہ تعالی حوض الخبال
قیل وما حوض الخبال یا رسول اللہ قال حوض من صدید اهل النار ۝ مدینہ میری ہجرت کی جاہے
اور اسی میں ہے میری مزار اور اسی سے ہے میری نکلنے کی جا حق ہی میری امت پر نگاہ رکھنا میرے ہمسایگون کا اور
اوسی میں ہے جسنے نگاہ رکھا وصیت کو میری ہونگا میں واسطے اسکے گواہ قیامت کے روز اور جسنے ضایع کیا اسکو
لاویگا اسکو اللہ تعالی حوض خبال پر عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا ہے حوض خبال فرما حوض ہے پیپ کا دوزخیونکے **قولہ**
رخصت ہونے وقت الٹے پاؤں چلنا جسکو عربی میں رجعت قہقری کہتے ہین اسکو امام نووی مناسک میں اپنے
لکہے ہین کہ وہ فعل مکروہ ہے کیونکہ کوی حدیث نہیں آئی اور نہ کوئی قول صحابی کا اور جو چیز کہ نہیں اثر واسطے اسکے
نہیں عروج کیا جاویگا اوسپر اور تبعیت کیا اسکی ابن کمال اور طرابلسی اپنی مناسک میں کہا تحقیق کہ کئے اسکو علمائے
مذہب حنفی - اور فرمایا امام زیلعی الٹے پاؤں جانا یہہ عادت واسطے بزرگون کے جاری ہی اور انکار کرنیوالا اسکا
مکابرہ کرنیوالا ہے جیسا کہ رد المختار حاشیہ در المختار میں ہے وفی مناسک النووی ان ذلک مکروہ لانہ لیس فیہ سنۃ
مرویۃ ولا اثر محکی وما لا اثر لہ لا یعرج علیہ وتبعہ ابن الکمال والطرابلسی فی مناسکہ قال لکنہ قد فعلہ الاصحاب یعنی
اصحاب مذہبنا وقال الزیلعی والعادۃ جاریۃ فی تعظیم الاکابر والمنکر لذلک مکابر قال فی البحر لکنہ یفعلہ علے وجہ لا یحصل
منہ صدم او وطی لاحد + اسیطرح تقویۃ الایمان میں بہت سے واہی باتین ہین انشاء اللہ قریب معلوم کرایا
جاویگے حاصل کلام جب غرض معترض کا ثابت ہو چکا تو یعنے جو چیز کہ اللہ کے لیے خاص نہیں اسکو خاص
میں داخل کیا - سوال کرنا معترض کا تعریف خاص اور عبادت نے بیجا تہرا اور وہ حقیقت میں اعتراض کر
ہی اور اکثر جا پر سوال بمعنی اعتراض ہوتا ہی جیسا کہ نور الانوار میں ہے آگے اسکو اعتراض کرکے کہا بعد از ان سبی

اعتراض کو سوال کر کے کہتا ہی اور وہ یہہ ہی وا ورد بین هذه الاربعة والثلثة باعتراضین

للشافعی رح علینا مع جوابهما علی سبیل الجمل المعترضة فقال ومحللیة الزوج الثانی

بحدیث العسیلة لا بقوله حتی تنکح زوجا غیره وهو جواب سوال مقدر یرد

علینا من جانب الشافعی رح الحاصل اور لایا مصنف درمیان ان چار اور تین کے دو اعتراض شافعی رح

کے ہمارے ساتہہ جواب ان دونون اعتراض کے علی سبیل جملہ معترضہ کے پس کہا ومحللیة الزوج الثانی بحدیث

العسیلة لا بقوله حتی تنکح زوجا غیره + اور وہ یعنے محللیة الزوج الثانی جواب ہے سوال مقدر کا جو

وارد ہوتا ہی اوپر ہمارے طرف سے شافعی رح کے اور شرح فصول اکبری جو خدا نواز سے ہی ۴۲ وین صفحہ مین لکہا ہی

سوال در کتب ثابت شده که عمل لن ایجاب نصب ست وآن امر وجودی پس سقوط اعرابی که از جازم ست

در حال نصب چه وجه دارد ○ جواب ش اینکه در فعل بمنزله جر در اسم است باعتبار اختصاص این چنانچه جر

مختص باسم ست جزم مخصوص به فعل است وچون نصب در اسم ببعض صورت تابع جر بود در این مسلمان رعایت

کردند آزاد در فعل نیز به بعض صورت پس نصب را صورت جزم بخشیدند + اور ۲۹ وین صفحہ مین لکہا سوال

اجتماع نونات در کلام فصیح واقع شده قال الله تعالی فذلکن الذی لمتننی فیه - پس مستنکره

چگونه بود - جواب ش اینکه الخ اور غایة الاوطار ترجمه در المختار مین ۳۰۳ صفحہ مین ہی طحطاوی نے کہا کہ لتنقیته

جواب سوال ہی اسکی تقریر یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیه وآلہ وسلم فرمایا کہ رہنے دو پرندون کو اپنے

گہرون مین تو دور کرنا گہونسلون کا مخالف ہی اس امر کے شارح نے جواب دیا کہ یہہ دور کرنا صفائی کے لیئے

ہی جو شرعا مطلوب ہے اس سے معلوم ہوا کہ حدیث کا حکم غیر مسجد کے لئے مخصوص ہی اور اوسی کتاب کے

۵۰۸ صفحہ مین ہے اس حدیث سے یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ اغنا حاصل نہین ہوتا جب تک کہ ایک فقیر کو

پورا فطرہ نہ دیا جاوے پس چاہیے کہ ایک ہی کو پورا فطرہ دینا واجب ہو بمقتضای امر آنحضرت صلی اللہ علیه

وآلہ وسلم کے سو شارح نے جواب دیا امر استحباب کے لیئے ہی ورنہ تقدیم و تاخیر جایز نہوتی الخ - اب اہل انصاف

بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین سوال ان احادیث مین جو پیدا ہوا ہی صاف بمعنی اعتراض کے ہی اور انکار انکا

مکابرہ ہی اور اسیطرح کتابون مین بہت جا سوال معنی سے اعتراض کے آیا ہی اور سوا سے

ان جوابات کے خود مجیب ہی اعتراض کو بعینہٖ سوال کہتا ہے اور وہ یہہ ہے + **جواب** ہمارا بیشک سوال کے
موافق ہے اب **ناظرین** با تمکین غور کیجیے معترض کے اس اعتراض میں بجز لفظ اعتراض کے سوال
کہان ہے واہ واہ وہابی صاحبو نکالا کیا فہم ہے بنگلوں مین ذلیل ہو سو بس نہ جان کے پہر مدراس آکر فضیحت ہوے
غلطی سوم قولہ اور اس دوسرے اعتراض مین پوچھنے کا لفظ بالکل لغو ہی الخ **جواب** شاید مجیب
صاحب نے سورہ لم یکن ہی نہین پڑہا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا ہمیشہ رہینگے بیچ اسکے
ہمیشہ + اجی صاحب خالدین مین معنی ہمیشگی کا حاصل ہو چکا پہر ابدا بولنے کی کیا حاجت اگر لغو کہیے مین جناب
باری کے کلام مین لغو واقع ہوا کہنا لازم آیا حالانکہ کلام جناب باری پاک ہے لغو سے اور اگر کہے گے کچھ قباحت
نہین تو پہر مہمل تہرا اعتراض مجیب کا + **جواب** دوسرا خود مجیب نے اپنی کتاب تنبیہ الاخوان علے شبہات
حدیث والقرآن کے چہتا صفحہ اور ۱۴ وین سطر مین لکہا ہے کہ سبہی صفات اور افعال تین قسم پر ہے ایک قسم خاص
خدا تعالی کو ہے جیسا خود بخود ہونا - مارنا - جلانا - تونگر کرنا - محتاج بنانا - بیمار کرنا - تندرست کرنا - دور و
نزدیک - رات دن - اندہیری روشنی کی بات بغیر معلوم کرانے کسیکے معلوم کر لینا مینہہ برسانا اولاد دینا
وغیرہ یے سب خدا صاحب کے لیے خاص ہین انتہی سبہی صفات اور افعال تین قسم پر ہین ایک قسم خاص
خدا تعالی کو ہے کر کے امثلے گذارنے سے مطلب تمام ہوا پہر یے سب خدا صاحب کے لیے خاص ہین کہنا لغو ہوا
اعتراضات ثانی + اعتراض اول صاحب تقویۃ الایمان کہتا ہے اور ہاتہہ باندہکر کہڑے رہنا اور نام
مال خرچ کرنا اور اسکے گہر کیطرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا خاص اللہ کو ہے دلیل اسکی قرآن و حدیث
وغیرہ سے گذار اچاہیے **جواب** حضرت محمود صاحب اس اعتراض سے صاحب تقویۃ الایمان کی تکفیر ثابت کرنا مقصود ہے یا تفسیق
بیان کیجیے **جواب** مولوی زاہد حسین صاحب بعد جواب اعتراض کے جواب اس سوال کا دیا جاویگا بہر صورت
معتقدون کی تقویۃ الایمان کے تکفیر و تفسیق ہر دو ثابت کی جاویگی + **اغلاط مجیب** غلطی اول معترض
نے امور مذکورہ اللہ تعالی کو خاص ہین سو قرآن و حدیث وغیرہ سے ثابت کرو کہتا ہے مجیب کہتا ہے کہ اس
اعتراض سے صاحب تقویۃ الایمان کی تکفیر ثابت کرنا مقصود ہے یا تفسیق جواب بمعنی ہوا آہرا اسکو جواب نہین کہتے
غلطی دوم معترض کا سابق مین عین اعتراض مین تعریف خاص اور عبادت کی بیان کرو کہنا مجیب کے

نزدیک عیب ٹھہرا اب بیان عین جواب میں سوال کا کرنا شاید یہہ فعل مجیب کے طرف منسوب ہونے سے کچھ
عیب نہیں **جواب** حضرت محمود صاحب اللہ کی تعظیم کے کام بالضرور تقرب ہی کی راہ سے ہوتے ہیں اور جو کام
تقرب کے راہ سے ہوتا ہے وہ عبادت ہے پس وہ امور مذکورہ تعظیم اور تقرب کے نظر کرتے عبادت ہیں اسلئے
خدا کے ساتھ خاص ہیں اللہ نے فرمایا الر کتاب احکمت ایاته ثم فصلت من لدن حکیم
خبیر ان لا تعبدوا الا اللہ الخ۔ یہہ کتاب ہے مضبوط کیے گئیں آیتین اسکے پھر تفصیل کی گئیں
نزدیک سے حکمت والے خبردار کے کہ نہ عبادت کرو مگر خدا ہی کی فقط یہہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ ہر کام اللہ تعالیٰ کے
کے تعظیم کا وہ تقرب نہیں ہوتا۔ اور ہر کام تقرب کا عبادت نہیں پس وہ امور مذکورہ سب تقرب نہیں
اور عبادت ہی نہیں۔ اب تفصیل ہر ایک کی سُنا چاہیے **قوله** اللہ تعالیٰ کے تعظیم کے کام بالضرور تقرب
ہی کے راہ سے ہوتے ہیں **جواب** یہہ دعوی بالکل غلط او زہمعنی ہے کیونکہ جو کام اللہ تعالیٰ کے تعظیم کا ہے
وہ تقرب نہیں جیسا کہ نظر مؤدی طرف معرفت اللہ کی طاعت ہے نہ قربت ہی اور نہ عبادت ہی باوجود
ہونے تعظیم اللہ تعالیٰ کی **قوله** جو کام تقرب کے راہ سے ہوتا ہے وہ عبادت ہی یہہ دعوی بھی غلط کیونکہ اکثر
کام تقرب کے ہیں عبادت نہیں جیسا کہ پڑہنا قرآن شریف کا اور وقف کرنا کسی شئی کا اور آزاد کرنا باندی
اور غلام کا اور صدقہ اور مانند انکے طاعت اور قربت ہے عبادت نہیں اگرچہ ان ہر دو میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک
فاعل کو ثواب ملیگا جیسا کہ رد المختار میں حاشیہ در المختار میں ہے۔ فقد ذکر شیخ الاسلام زکریا ان الطاعة
فعل ما یثاب علیه توقف علی نیته او لا عرف من یفعله لاجله والقربة فعل ما یثاب علیه
بعد معرفة من یتقرب الیه به وان لم یتوقف علی نیته والعبادة ما یثاب علی فعله ویتوقف
علی نیته فنحو الصلوة الخمس والصوم والزکاة والحج من کل ما یتوقف علی النیة قربة
وطاعة وعبادة وقراءة القران والوقف والعتق والصدقة ونحوها مما لا یتوقف
علی نیته قربة وطاعة لا عبادة والنظر المؤدی الی معرفة اللہ تعالی طاعة لا قربة
ولا عبادة یعنے تحقیق کہ ذکر کیا شیخ الاسلام زکریا طاعت ایک فعل ہے جو ثواب دیا جاتا ہے اوپر اوسکے
موقوف ہووے وہ نیت پر یا نہو پہنچانا جاوے وہ شخص جو کرتا ہے وہ فعل واسطے اسکے ہی اور قربت ایک فعل ہے

جو ثواب دیا جاتا ہے اوپر اسکے بعد پہنچاننے اسکے جو نزدیکی ڈھونڈتا ہے طرف اسکے ساتھ اس فعل کے اگرچہ نہ
موقوف ہو نیت پر۔ اور عبادت وہ چیز جو ثواب دیا جاتا ہے اوپر فعل اسکے اور موقوف ہوتا ہے نیت پر مانند صلوۃ
خمسہ اور روزہ اور زکاۃ اور حج ہر ایک سے جو موقوف ہوتا ہے نیت پر یعنے نماز پنجگانہ اور روزہ اور زکاۃ
اور حج موقوف نہیں نیت پر اور یہ امور مذکورہ قربت ہے اور طاعت ہی اور عبادت ہی۔ اور پڑھنا قرآن کا
اور وقف کرنا اور آزاد کرنا اور صدقہ دینا اور مانند انکے اس چیز کے جو موقوف نہیں نیت پر قربت طاعت
ہی عبادت نہیں اور نظر موودی طرف معرفت حق کے طاعت ہے نہ قربت ہی اور نہ عبادت ہی انتہی۔ اور
مجیب نے امور مذکورہ قرآن مجید سے ثابت کر کے اس دلیل کو بیان کیا۔ الر کتاب احکمت ایاتہ ثم فصلت
من لدن حکیم خبیر الا تعبدوا الا اللہ الر۔ یہ کتاب ہے مضبوط کیے گئے آیتیں اسکی پھر تفصیل
کی گئیں نزدیک سے حکمت والے خبردار کے کہ نہ عبادت کرو مگر خدا ہی کی۔ یہ جواب معترض کے اعتراض کے موافق
نہیں کیونکہ اس آیت میں کونسے لفظ سے نکلتا ہے کہ ہاتھ باندھکر کھڑے رہنا اور نام پر مال خرچ کرنا اور اسکے گھر
کی طرف دور دور سے قصد کرکے سفر کرنا اللہ تعالی ہی کو خاص ہے اور وہ عبادت ہے کرنے کیونکہ بالا مذکور
ہو چکا طاعت اور تقرب اور عبادت کسکو کہتے ہیں۔ اور قاعدہ مقرری ہے جو دعوی کسی بات کا کرتا ہے تو اپنے دعوی
کے مطابق دلیل لاتا ہے جیسا کسی نے کہا روزہ رمضان کا فرض ہے دوسرے نے پوچھا دلیل فرضیت کی کیا ہے قرآن سے
ثابت کرو مجیب کو لازم ہے کہ دلیل اسکی صاف جس سے لفظ روزہ نکل آوے بیان کرے جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہے
یاایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام۔ یعنے اے ایمان والو فرض کیا گیا اوپر تمہارے روزہ۔ اور اگر
کسی نے پوچھا نماز پڑھنا اور زکاۃ دینا فرض ہے سو قرآن سے ثابت کرو مجیب کو ضروری ہے ثبوت انکا آیت سے کرے
جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہے۔ واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ۔ یعنے قایم کرو نماز اور دیو تم زکات کو۔ اور
اگر کسی معترض نے اعتراض کیا کہ رکوع کرنا اور سجدہ کرنا خدا تعالی کے لیے ہے سو قرآن و حدیث سے ثابت کرو اسوقت
مجیب کو ضروری ہے جس آیت سے صاف یہ دونوں امر معلوم ہو بیان کرے جیسا کہ حقتعالی فرمایا وارکعوا
واسجدوا یعنے رکوع کرو تم اور سجدہ کرو تم جیسا کہ ان امور مذکورہ کے ثبوت کے لیے یہی آیات کو صاحب ہدایہ
اور شرح وقایہ اور درالمختار وغیرہ نے بیان کیا۔ اور اگر کسی نے ان امور کے ثبوت کے لیے یعنے روزہ نماز

زکوٰۃ کے ثبوت کے لیئے اس آیت (الکتاب الخ) پڑہا تو اسکو مہمل کہینگے باوجود عبادت ہونے امور مذکورہ کے

سوال مجیب جو آیت کہ لایا اس سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ عبادت کسیکی مت کر سوائے خداتعالی کے

جواب بیشک یہی بات ہوتی ہی کہ عبادت سوائے خدا کے کسیکی مت کرو مگر یہہ کہان ثابت ہوتا ہی کہ ہاتہہ باندہکے
کہڑے رہنا اور نام پر مال خرچ کرنا اور دور دور سے قصد کرکے سفر کرنا اسیکے لیئے خاص ہے کہ اسیطرح تقویۃ
الایمان مین جو لکہا ہی جیسے سجدہ اور رکوع کرنا اور ہاتہہ باندہ کے کہڑے رہنا الخ انکے ثبوت کے لیئے اس
آیت کو دلیل گردانا یعنی الکتاب الحکمت لایہ کو تو ویسا ہی مہمل کہینگے جیسا آگے تہے **جواب** دوسرا جب
آیت الکتاب الحکمت الخ سے یے امور سب ثابت ہوچکے تو پہر ذکر کرنا حقتعالے کا دوسرے آیات کو جو مذکور
ہوے لغو تہرا کیونکہ الکتاب کی آیت سے یہہ امور ثابت ہو چکی جیساکہ معترض کے قول پر مجیب نے اعتراض کیا اور
وہ یہہ ہی **قولہ** دوسرے اعتراض مین پوچہنے کا لفظ بالکل لغو ہی کیونکہ لفظ سوال مین پوچہنے کا معنی آچکا اقول
ناظرین باتمکین جب اسکو بغور ملاحظہ فرماوینگے تو یہی سمجہینگے یہہ شخص اس مقام مین ہے کہ نقل کفر کفر نباشد انا
کافر وانت کافر کے. اور اب سنو اس آیت کا مطلب یہہ ہی آیات قرآن شریف کے دو قسم پر ہین ایک
آیات متشابہات اور دوسرے آیات محکمات - چنانچہ سورہ آل عمران مین حقتعالی نے فرمایا. هو الذی
انزل علیک الکتاب منه آیات محکمات هن ام الکتاب واخر متشابهات الخ یعنی وہ اللہ
جو نازل کیا تیرے پر کتاب بعضی اس کتاب سے آیات محکمات ہین وے اصل ہین اور دوسرے آیات متشابہات ہین
الخ آیات متشابہات پر فقط ایمان لانا ہی عمل اسپر جایز نہین بخلاف آیات محکمات کے کہ اون پر ایمان لانا
فرض ہی اور عمل کرنا بہی فرض اور آیات محکمات سے احکام حلال و حرام اور ایمان و اسلام وغیرہ کے ثابت ہوتے
ہین اور اگر کسینے کہا ہاتہہ باندہکر کہڑے رہنا اللہ کے لیئے خاص ہے اور وہ عبادت ہی اور وہ اس آیت سے ثابت
ہی کہا تو ہم اسکا جواب دیتے ہین بزرگان دین کیا حنفیہ اور کیا شافعیہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی زیارت شریف کے وقت ہاتہہ باندہکر کہڑے رہنا جیسا کہ نماز مین ہاتہہ باندہتے ہین کرکے لکہا ہی کیا وہ سب
مشرک و بے دین ہو گئے اور وے سب کتابین قابل سند نہوے چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی جذب القلوب میں
لکہتے ہین در وقت سلام آنحضرت وقوف در آنجناب با عظمت دست راست بر دست چپ بنہد چنانچہ

در حالت نماز کنند کرمانی که از علمای حنفیہ است تصریح باین معنی کردہ است اور جناب مولانا مولوی عبد الوہاب
صاحب برادر مولانا مولوی قاضی الاسلام بدر الدولہ بہادر اپنے رسالہ سند الزائرین مین فرماتے ہیں + اما دست
بستہ استادن در مواجہہ شریف شیخ الاسلام شیخ ابن حجر ہیتمی شافعی در کتاب جواہر المنظم فی زیارۃ القبر
المکرم و کرمانی و کازرونی از فقہاے حنفیہ تصریح کردہ اند کہ جایز است اور فتاوی عالمگیری مین خاتمہ کتاب الحج
زیارۃ القبر النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لکہا ہے ویقف کما یقف فی الصلوۃ یعنی کہڑے رہے
جیسا کہ کہڑے رہتا ہے نماز مین اور اسیطرح ہے سندی در المختار مین اور اسیطرح ہی اختیار شرح المختار اور اسیطرح ہے حیات القلوب
مین جیسا کہ مولانا مولوی شاہ محی الدین صاحب ویلوری اپنے کتاب فصل الخطاب مین لکہتے ہین مخدوم
ہاشم سندی در کتاب حیات القلوب فی زیارۃ المحبوب در آداب زیارت سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
می نگارد کہ چون فارغ شود از حمد و ثنا و دعا تجدید کند توبہ را پس بیاید بسوی قبر شریف آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم با رعایت ادب و خشوع و خضوع بسیار و تواضع و انکسار و وقار پس بایستد چشم پوشیدہ و منع کند اعضاے
خود را از حرکت و فارغ نماید قلب خود را از وساوس و علایق و بندد دست راست را بر دست چپ چنانکہ در نماز
و بایستد در وقت زیارت مستقبل وجہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مستدبر قبلہ و ہو المستحب
عند الائمۃ الاربعۃ کما صرح بہ ابن جماعۃ و غیرہ انتہی و صاحب فتاوی عالمگیری می طراز د ویقف کما
فی الصلوۃ و یمثل صورتہ الکریمۃ البہیۃ کانہ نائم فی لحدہ عالم بہ و یسمع کلامہ کذا
فی الاختیار ۞ شرح المختار ۔ حاصل کلام ان کتب مذکورہ سے صاف معلوم ہوا کہ ہاتھ باندہ کر کہڑے
رہنا اللہ تعالی کے لیے خاص نہیں اگر خاص ہوتا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے یہہ کام
کر نیکا بزرگان دین حکم نہین کرتے کیونکہ خود شیخ عبد الحق دہلوی مطابق مذہب حنفیہ کے اپنے کتاب جذب القلوب
مین لکہتے ہین غیر آنکہ از سجود و تمریغ وجہ بتراب و استلام و تقبیل شباک شریف و امثال آن آنکہ رخصت
نکردہ اند در نظر ظاہر بینان از قبیل ادب نماید اجتناب کند الخ اگر شرع شریف مین یہہ فعل ممنوع ہوتا حضور آپ
منع فرماتے جیسا کہ دوسرے امور کو منع کیے ۔ **سوال** اگر کسی نے کہا ان کتابون نے لکہا تو کیا صاحب کے
ہم نہین مانتے اللہ تعالی کے سوا دوسرے کیلئے یہہ فعل کیا تو شرک ہوتا ہے ۞ **جواب** اجی سر خیل وہابیان

ساکنان بنگلور کب تک پردے مین بیٹھہ شوک تے رہو گے تم اس فعل کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جایز
کہو گے یا شرک اگر شرک کہتے ہو تو اپنے پیر و مرشد کو جو جناب مولانا مولوی شاہ محی الدین صاحب ہین مشرک
و بیدین کہنا لازم آیا کیونکہ آپ اپنے کتاب فصل الخطاب مین جواز کے قایل ہین اور اگر جایز کہو گے تو صاحب
تقویۃ الایمان کے قول سے تم سب مشرک ہوے کیونکہ اس نے اسکو اشراک فی العبادت مین داخل کیا ہے+
سوال تقویۃ الایمان مین شرک کرکے جو کہا از راہ تعظیم و تقرب کے کئے تو+ **جواب** یہہ بات بالکل جہل ہے
کیونکہ اس نے تخصیص اور منحصر کیا ان امور کو اللہ تعالی کے لئے پہر غیر کو کیونکر درست ہو **جواب** دوسرا التقرب
و تعظیم کے راہ سے کئے تو شرک ہے کرکے جو کہتے ہین یہہ بات معقول نہین کیونکہ اگر کسو نے کسیکو سجدہ کیا اور کسیکے لئے
روزہ رکہا تو تعظیم و تقرب کے راہ سے کیا تو شرک ہے ورنہ جایز ہے حالانکہ کوئی ایسا نکہا کیونکہ روزہ اور سجدہ غیر
خدا کو تعظیم و تقرب کے راہ سے رکہے اور کئے تو بہی کافر ہوتا ہے اور اگر کسو نے تعظیم کے راہ سے بہی نہین کیا اور
تقرب و عبادت کے راہ سے بہی نہین مطلقاً کیا تو بہی کافر ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری مین لکہا ہے۞ اذا سجد وا
احد لهولاء الجبابرة فهو كبيرة من الكبائر هل يكفر قال بعضهم يكفر مطلقا وقال اكثرهم
هذا على وجوه ان اراد به العبادة يكفر وان اراد به التحية لم يكفر ويحرم عليه ذلك
وان لم يكن له ارادة كفر عند اكثر اهل العلم انتهى یعنی جسوقت سجدہ کیا کوئی واسطے ان جابروں کے
پس وہ کبیرہ ہے کبایر سے کیا کافر ہوتا ہے کہے بعض علما کافر ہوتا ہے مطلقاً اور کہے اکثر یہہ کئی وجہون پر ہے اگر ارادہ
کریگا ساتہہ اسکے عبادت کا کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کریگا ساتہہ اسکے تحیت کا نہین کافر ہوگا اور حرام ہوتا ہے اوپر
اسکے یہہ اور اگر نہوگا واسطے اسکے ارادہ کچھہ کافر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے انتہی+ **سوال** بعض کام جو مخصوص
خدا تعالی کے لئے ہین جیسا سجدہ اور روزہ تقرب و عبادت کے نیت سے کیا تو شرک و کفر ہے اور اگر تعظیم کے
نیت سے کیا تو حرام و گناہ کبیرہ ہے جایز ہونا کچھہ ضرور نہین جیسا کہ عالمگیری سے معلوم ہوا **جواب** یہہ بات
وہابیہ بولتے ہین لیکن تقویۃ الایمان کے عبارت سے یہہ بات نہین نکلتی اور ہمارا اعتراض تقویۃ الایمان کے
عبارت پر ہے نہ لوگون کے بولنے پر کیونکہ وہابیہ بعد فضیحت ہونے کے سد ہر کر یہہ بات کہتے ہین اور تقویۃ الایمان
والا تو بہت امور کو بیان کیا اور آخر مین ان سبکے ایک ہی خبر لایا جیسا کہ کہا سو اسپر شرک ثابت ہوتا ہے اسکو

اشراک فی العبادہ کہتے ہیں پس اسصورت میں صاف معلوم ہوتا ہے کہ وے سب از راہ تقرب و عبادت
کے کیئے تو شرک ہوتا اور اگر تقرب و عبادت کے ارادیسے نہیں کیئے تو جایز ہوتا - حاصل کلام تم لوگون نے
تقویۃ الایمان مین جو تاویل کہ تعظیم و تقرب کا لفظ بڑہا کر کے مفید نہوی **سوال** ہاتہ باندہکر کہڑے رہنا قرآن
سے ثابت چنانچہ حقتعالی نے فرمایا وقوموا للہ قانتین۔ یعنے کہڑے رہو واسطے اللہ کے خاموش **جواب**
قوموا صیغہ جمع مذکر امر حاضر کا ہے قیام سے اور معنی قیام کا استادن یعنی کہڑے رہنا اور معنی قانتین کا
بکسر نون و کسر تاء فوقانی فرمان برندگان و دعا خوانندگان و خاموشان غیاث اللغات ان الفاظ مین کہاں
ہے معنے ہاتہ باندہنے کا **سوال** لفظ قوموا مین معنی ہاتہ باندہنے کا ہے **جواب** لفظ قوموا مین معنی ہرگز
ہاتہ باندہنے کا نہیں کیونکہ تعریف قیام مین ہاتہ باندہنا داخل نہیں اگر کسو نے نماز مین دونوں ہاتہ کو کمر پر رکہکر
نماز پڑہے تو نماز اسکی صحیح ہوجاویگی اور اگر کوئی دونوں ہاتہ چہوڑ دیکر کہڑا رہا تو نماز اسکی درست ہوجاویگی
اسیطرح تعریف رکوع مین دونوں ہاتہ سے دونوں زانو پکڑنا داخل نہیں کیونکہ رکوع پشت کے خم کرنے کو کہتے
ہین زانون کو ہاتہ پوہچے تک جیساکہ نور الانوار مین ہے الرکوع هو الانحناء عن القیام۔ یعنی رکوع
وہ جہکنا ہے قیام سے اب معنی آیت کا سنا چاہئے اور کہا مدارک مین وقوموا للہ فی الصلوۃ قانتین
حال این مطیعین خاشعین او ذاکرین اللہ فی قیامکم والقنوت ان تذکر اللہ قائما
او مطیعین القیام انتہی یعنی اور کہڑے رہو تم واسطے اللہ کے نماز مین قانتین حال ہے ای اطاعت کرنیوالے
خوف کرنیوالے یا ذکر کرنیوالے اللہ کا قیام مین تمہارے اور قنوت ذکر کرنا اللہ کا کہڑے رہکر یا طول کرنیوالے
قیام کو اور کہا تفسیر حسینی مین وقوموا و دیگر امر می کند کہ بپای ایستد للہ برای خدا قانتین در حالتے
کہ فرمان بردار اید یعنی نماز گذارندگان و گفتہ اند کہ قنوت سکوت است در نماز زید بن ارقم رضی اللہ عنہ
فرمود کہ ہر ایک از ما در عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم در نماز با صاحب خود میگفت چون حکم
قوموا للہ قانتین نازل شد ساکت شدند انتہی اور اسیطرح جلالین وغیرہ مین ہے اور نزدیک امام مالک
رح کے قیام مین ہاتہ باندہتے نہیں بلکہ ارسال کرتے یعنے چہوڑ دیتے ہین **قولہ** یعنی قول تقویۃ الایمان اور ایسی
صورت بناکر چلنا الخ **جواب** جانا مدینہ منورہ کے طرف اس حیثیت سے کہ ہر کوئی معلوم کریوے

کہ یہ شخص واسطے زیارت قبر شریف کے جاتا ہی جیسا کہ صاحب سند الزایرین نے تحریر فرمایا ہی و آمار فتن بسوے
مدینہ منورہ بہ حیثیتے کہ معلوم شود این کس برائے زیارت قبر شریف میرود شیخ ابن حجر و گازرونی تصریح کردہ اند
کہ بہ خضوع و خشوع و سکینہ داخل شدن درحالیکہ استحضار تعظیم آن دارد و اعتقاد کند کہ آن افضل مواضع
بعد مکہ معظمہ است و آن موضع کہ ملصق اند اعضاے شریف بہ آن افضل است از کعبہ و عرش و کرسی و داخل شدن
درحالیکہ باشی و برہنہ پا چنانچہ در مکہ معظمہ داخل میشوند مندوب است ولیکن لباس احرام پوشیدن بہ قصد احرام
حرام است **قولہ** اور اوپر غلاف ڈالنا **جواب** غلاف ڈالنا قبور پر مومنین کے مکروہ ہی اور لیکن ڈالنا
غلاف کا قبر شریف پر بلا شبہ جایز ہی جیسا کہ مولانا مولوی شرف الملک بہادر رسالہ سند الزایرین میں
لکھتے ہیں و اما انداختن غلاف و استادن و استادہ کردن خیمہ بر قبور مومنین مکروہ است چنانچہ محمد بن اسمعیل
بخاری رحمۃ اللہ علیہ نوشتہ اند و انداختن غلاف بر روضہ مطہرہ از ایام ہارون رشید جاری است و کسے
از علماے دین منع آن نکردہ چنانچہ سید علی سمہودی در وفاء الوفا گفتہ جایز نشد انداختن غلاف بر کعبہ شریفہ مگر
براے تعظیم آن و ما ماموریم بہ تعظیم رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و تعظیم قبر شریف بجملہ تعظیم آن سرور است پس
این بطریق جایز باشد **قولہ** اور رکہے جو کہت کے آگے کہڑے ہو کر دعا مانگنی اور دین و دنیا کے مراد مانگنی +
جواب روضہ مقدس کے روبرو کہڑے رہکر مدد چہنا دین و دنیا کے امور میں بیشک جایز ہی جیسا کہ صاحب
سند الزایرین تحریر فرماتے ہیں و اما در مواجہہ شریف استادہ خواستن استمداد دینی و دنیوی بالاتفاق جایز است و کسے
منع آن نکردہ چہ جاے شرک باآن ثابت گردد بلکہ نزد قبور اولیا و صالحین نیز جایز است چنانچہ امام تقی الدین سبکی
در شفاء السقام نوشتہ کہ توسل از رسول خدا صلی اللہ علیہ و الہ وسلم جایز است در ہر حال یعنے پیش از ولادت آن
سرور و بعد ولادت در مدت حیات دنیا و بعد وفات و بعد بعث از قبور در عرصات و در جنت و آن بر سہ
نوع است **اول** توسل بمعنی اینکہ طالب حاجت سوال کند اللہ تعالی را بواسطہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
یا بجاہ یا بہ برکت نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم **دوم** بمعنی طلب دعا از آن سرور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
در زمان حیات و بعد ممات **سیوم** طلب کردن امریکہ مقصود است یعنی آن سرور صلی اللہ علیہ و الہ وسلم
قادر اند کہ سبب خواہند شد در سوال خدا تعالی و در آن امر مقصود شفاعت خواہند کرد بسوے خدا تعالی

ونیز گفتہ نیست ازین قبیل تقرب مشرکین بسوی خدا تعالی باوجود آنکہ عبادت غیر خدا تعالی میکنند زیراکہ
آن کفر است و مسلم ہرگاہ کہ توسل کند از رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بلکہ از دیگر انبیاء و صالحین تجاوز
نخواہد کرد از اعتدال و خارج نخواہد شد از توحید اللہ تعالے و خواہد گفت کہ ضار و نافع اللہ تعالی است ونیز
گفتہ اگر کسی گوید سوال میکنیم باستعانت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بلاشک جائز است ہمچنین اگر گوید سوال
میکنیم بحق محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جائز است **قولہ** کے دیوار سے اپنا منہہ اور چھاتی ملانا اور اسکا غلاف
پکڑ کر دعا کرنے **جواب** غلاف حرم شریف کا پکڑ کر دعا کرنا اور دیوار سے حجرہ شریف کے منہہ اور سینہ ملنا
کچھ خوف نہیں اور شرک کا تو کیا ذکر ہی چنانچہ صاحب سند الزایرین تحریر فرماتے ہیں و اما غلاف حرم شریف گرفتہ
دعا کردن و از دیوار حجرہ مبارک روی و سینہ مالیدن ہیچ باکی معلوم نمیشود چہ جای لزوم شرک چنانچہ تمریغ
روی در خسارہ و ریش بر تربت حضرت شریف و بر آستانہ حجرہ منیف در زمان خلوت و مامون شدن از
محذورات امر محبوب و حسن است برای طالبان آن چنانچہ شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ در حسن التوسل نوشتہ اند و از امام
مالک استادہ دعا کردن نزد قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مثل آنکہ نزد کعبہ استادہ دعا میکند
منقول است چنانچہ شیخ تقی الدین سبکی در شفاء السقام نوشتہ اند **قولہ** اور اسکا مجاور بنکر یعنے خدمتیں بنا جیسے
جہاڑو دیے روشنی کرنے الخ **جواب** حکم مجاور کا مذکور ہو چکا اور حکم خدمتین حجرہ شریف کے مشغول
رہنیکا بلاشبہ جائز ہی جیسا کہ سند الزایرین مین ہی و اما مجاور شدن برای خدمت حجرہ شریف جہت مہیا نمودن
حوائج زایرین بلاشک جائز است بلکہ محبت ساکنان مدینہ منورہ علی الخصوص اشراف و خدام از جملہ آداب زیارت
است چنانچہ شیخ ابن حجر مکی در حسن التوسل تصریح باین نمودہ اند **قولہ** اور یکے کوے کے پانی کو الخ **جواب**
پانی پینا مدینہ منورہ کے باوریون کا جو ماثور ہین - اور لیجانا اُس پانی کو واسطے اقارب کے برکت کے واسطے
مندوب ہی جیسا کہ شیخ ابن حجر مکی حسن توسل اور شیخ احمد قطان لولو المنظم مین تصریح کئے ہین اور وے
سات باورّیان مشہور ہین + بیر اریس + بیر غرس + بیر بضاعہ + بیر بصہ + بیر انس + بیر زمزم +
بیر حار + غرض اون باوڑیونکا پانی پینا اور قرابتدارون کے لیے لیجانا مستحب ہے اور فعل مستحب کے کرنیوالونکو
کو مشرک بولنا اور اُس فعل کو شرک بولنا یہ خود شرک غلیظ ہی **قولہ** رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤن چلنا

جواب اسکا حکم آگے مذکور ہو چکا **قولہ** اور اوسکے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنے
وہان شکار نکرنا درخت نہ کاٹنا گہانس نہ اوکہاڑنا مواشی نہ چرانا انتہی یعنے کعبۃ اللہ کے اطراف
زمین حرم ہی اس زمین مین نہ شکار کھیلنا اور نہ درخت کاٹنا اور نہ گہانس اوکہاڑنا کیونکہ یہ کام اللہ
اپنے لئے خاص کیا ہی اور اپنی عبادت کے لئے اپنے بندون کو بتایا ہی پھر جو کوئی کسی پیغمبر
پیغمبر کیواسطے کیا تو وہ مشرک ہوتا ہی **جواب** العیاذ باللہ یہ کیا بیدینی ہی جو کام کہ شرع شریف
مین رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعظیم کے لئے مقرر ہوا اور خلاف کرنیوالا اس فعل کا
شرع شریف مین گنہگار ہوتا ہی جیسا کہ کعبۃ اللہ کی زمین مین کرنے سے ہوتا ہی اور گنہ اوسکا
ائمہ اربعہ کے نزدیک ثابت ہی پھر ویسی تعظیم کے بجالانیوالیکو مشرک بولنا یہ عین شرک ہی
اور معتقدین تقویۃ الایمان اس سے کیا زیادہ دلیل کفر کی چاہتے ہو اور تعظیم و تکریم حرم مدینہ منورہ کی

احادیث صحیحہ سے ثابت ہی جیسا کہ المدینۃ حرام ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیہا

حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ اجمعین لا یقبل منہ ولا عدل الحدیث
متفق علیہ سوائے اسکے اور بھی بہت حدیثیں ہیں اور شکار کرنا مدینہ منورہ کے حرم شریف مین
اور جہاڑ کاٹنا اور سوائے اسکے باتفاق ائمہ اربعہ کے فاعل اسکا گناہگار ہوتا ہی جیسا کہ شرح مشکوٰۃ
شریف مین فارسی جو شیخ عبد الحق دہلوی سے ہی مگر فرق جزا کا ہی **باب حرم مدینہ**
حرسہا اللہ تعالیٰ احادیث در تحریم حرم مدینہ مطہرہ آمدہ و اختلاف کردہ اند علما در
حکم تحریم بر آن و مذہب امام ابی حنیفہ آنست کہ معنی حرمت در آن مجرد تعظیم و تکریم است بے ثبوت احکام
دیگر مثل حرمت صید و قطع شجر و لزوم جزا و ہر کہ بکند چیزی از ان آثم میگردد و جزای نیست بر آن و قول مالک
و روایتی است از احمد و قولیست مر شافعی را و نووی گفت کہ مشہور از مذہب مالک و شافعی
و جمہور علما آنست کہ ضمان نیست در صید مدینہ و قطع شجر ان بلکہ حرام است بے ضمان و توریشتی
گفتہ کہ قایل نشدند بتحریم صید مدینہ مگر چندین معدود از صحابہ و جمہور ایشان منکر نشدند اصطیاد و طیور را
در مدینہ و نرسیدہ است ما را نہی از ان بطریقیکہ اعتماد توان کرد بر ان و بعضی علما گفتہ اند کہ

واجب است در روی شجر اچنانچه در حرم مکہ و بعضی گفتہ اند کہ شجر اور حرم مدینہ اخذ سلب ست از جہت حدیث مسلم کہ از سعد بن وقاص بیاید و قاضی عیاض گفتہ کہ قائل شدہ باین مگر شافعی در قول قدیم ۱۲ شرح مشکاۃ از شیخ عبد الحق دہلوی *

جب یہ بات ثابت ہو چکی یعنے ادب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کرنا واجب ہوا اور خدا تعالیٰ کا بھی ہو تو پھر کیونکر خاص ہو گا اور آج تک کوئی شخص اہل اسلام سے تعظیم و تکریم میں حرم مدینہ منورہ کے انکار نہیں کیا سوائے وہابیہ کے

سوال در المختار میں لکھا ہے لاحرم للمدینۃ عندنا **جواب** امام اعظم رح مدینہ منورہ کو حرم نہیں فرمائے سو حرم کے مقدمہ میں فرمائے نہ کہ تعظیم و تکریم و ادب اس زمین کا کرنے کے مقدمہ میں کیونکہ نزدیک اس امام کے ادب کرنا اس زمین کا واجب ہے جیسا کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک واجب ہے چنانچہ مذکور ہوا **جواب** دوسرا ہم تسلیم کئے امام اعظم رح کے نزدیک حرم نہیں مدینہ کو کر کے لیکن امام یہ نہیں فرمائے کہ مدینہ منورہ کا ادب کرنیوالا مشرک ہے بلکہ ادب نکرنیوالے کو گنہگار فرمائے بخلاف صاحب تقویۃ الایمان کے **جواب** تیسرا امام اعظم رح کے نزدیک رفع یدین سوائے تکبیر تحریمہ کے مکروہ ہے باوجود احادیث صحیحہ بیان کرنے کے امام فرمان کو ہوا پر چھوڑ دئے اور یہاں اپنے غرض کے لئے امام کا قول سند کئے حالانکہ حرم مدینہ کے لئے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں احادیث صحیحہ آئے ہیں **جواب** چوتھا اگر ہم اہل سنت و جماعت امام اعظم کا قول بیان کئے تو وہابیہ جواب دیتے ہیں ہمکو بس ہے قرآن و حدیث عمل کرنیکے لئے اور کہتے ہیں کہ امام اعظم نے فرمایا ہے کہ اگر میرا قول قرآن و حدیث کے خلاف پائے تو دیوار پر پھینک دو اسلئے ہم قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہیں ہم کہتے ہیں مدینہ منورہ کے حرم کا ادب اور تعظیم و تکریم کرنا اور جھاڑ نہ کاٹنا اور شکار نہ کھیلنی پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مشکات شریف میں جو احادیث کہ آئے ہیں شاید ان احادیث کو نہیں مانتے ہونگے کیونکہ یہاں ان احادیث صحیحہ پر عمل کریں تو تقویۃ الایمان کی برائی نکلتی ہے اسلئے احادیث صحیحہ کو چھوڑ دیا قولہ یا ایسے میں دور دور سے قصد کر کے جاوے **جواب** زیارت شریف

حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکمل الصلوٰۃ وافضل التحیاۃ کے باجماع علمائے دین کے
قولاً وفعلاً افضل تر سنتوں سے اور موکد تر مستحبون سے ہی اور فرمایا ہی قاضی عیاض رحمۃ اللہ
علیہ نے زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر شریف کی سنت ہی اجماع کیا گیا اسپر اور
فضیلت ہی رغبت کیا گیا ہی اوسکے اور بعضے علما مالکی مذہب کے واجب کہتے ہین اور دوسرے
علما تاویل اس قول کے ساتھہ سنن واجبہ کے کئے گویا مراد سنن واجبہ سے سنت موکد ہی یعنی
غایت تاکیدا اور اکثر علما اوپر اس بات کے ہین سنت ہونا زیارت کا بعد ادا کرنے حج فرض کے
ہی قاضی حسین جو شافعیہ ائمہ شافعیہ سے ہی فرماتا ہی جب حج سے فارغ ہووے چاہیکہ وقوف
ملتزم سے کرے اور دعا کرے بعد از مدینہ منورہ کو آوے اور زیارت سے قبر شریف سید کائنات کے
مشرف ہووے اور قاضی ابو الطیب کہتا ہی کہ بعد از حج اور عمرہ کے مستحب ہی کہ قصد زیارت کا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرے اور حسن بن زیاد امام اعظم ابو حنیفہ رح سے روایت کرتے ہین کہ
محسن تر واسطے حاجی کے وہ ہی کہ ابتدائے مکہ سے کرے اور مناسک حج بجا لاوے اور بعد ازان مدینہ
منورہ کو آوے اور زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ابو حنیفہ رح کے افضل مندوبات
اور موکد تر مستحبات سے قریب سا تہ درجہ واجبات کے ہی اسیطرح ہی جذب القلوب مین حاصل کلام زیارت
شریف بعضون کے نزدیک واجب اور بعضوں کے نزدیک سنت موکد اور بعض کے نزدیک افضل
مندوبات قریب بدرجہ واجب کے ہی جیسا کہ مذکور ہوا اب باقی رہا کلام دور دور سے قصد کر کے جانے
مین جانیو زیارت شریف کو دور دور سے قصد کر کے جانا کتاب وسنت اور اجماع امت اور ائمہ ملت
سے ثابت ہی لیکن کتاب پس آیت دلالت کرتی ہی ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک
فاستغفروا اللہ الایۃ یعنے اور اگر تحقیق کہ وے لوک جسوقت ظلم کئے نفسون پر اپنے اور آوے
تیرے نزدیک پس مغفرت طلب کئے اللہ سے اور چاہے واسطے اونکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہر آئینہ پاتے وہ اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا ابن حجر مکی جواہر المنظم مین کہتے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہی
مسلمانونکو رغبت دلانے پر واسطے سفر کرنے اور آنے جناب مین سالت پناہ کے استغفار چاہنے

اللہ سے اور مغفرت چاہنا حضرت کا انکے واسطے جناب باری سے اور یہ بات حضرت کے انتقال
کرنے سے منقطع نہیں ہوئی ہے اور فرمایا شیخ عبد الحق دہلوی نے جذب القلوب مین تاج الدین سبکی بیان
فضیلت کا اور قربت ہونا زیارت کا آنحضرت کے ساتھ اصول اربعہ شرع کے بیان فرمایا لیکن
کتاب اللہ قول حق سبحانہ وتعالی کا ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک الایۃ یہ آیت کریمہ
دلالت کرتی ہی حرص اور رغبت دلانے حاضر ہونے درگاہ رسالت پناہ مین اور دلالت کرتی ہی
سوال کرنا مغفرت کا بیچ اس جناب اجابت مآب کے اور طلب استغفار کرنا اللہ تعالی سے حضرت صلے
علیہ وآلہ وسلم کا یہ رتبہ عظیمہ ہی ہمیشہ منقطع نہیں بسبب مستوی ہونے نسبت حال حیات اور ممات کے
ساتھ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ثابت ہی آنا ایک اعرابی کا بعد انتقال فرمانے آنحضرت کے
جیسا کہ روایت کی حافظ ابو عبد اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ دفن کرنے کے تین روز کے
بعد اس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اعرابی آیا اور گرا قبر شریف پر اور خاک پاک کو اوس قبر کے
اپنے سر پر ڈالا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کہ آپ خدا سے سنے ہم آپسے سنے اور جو کچھ
کہ آپ خدا سے لئے ہم آپ سے لئے اور اوس چیز سے جو نازل ہوا آپ پر یہ آیت ہی ولو انہم اذ
ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما
اور مین اپنے ذات پر ظلم کیا ہون اور نزدیک آپکے آیا ہون تا واسطے میرے گناہون کے مغفرت چاہئے
قبر شریف سے آواز آئی قد غفر اللہ لک یعنی تحقیق کہ بخشا اللہ تجھکو لیکن ثبوت زیارت سنت سے
یعنی احادیث شریف سے یہ ہی جو صاف لفظ زیارت احادیث شریف مین آیا ہی حدیث اول
من زار قبری وجبت لہ شفاعتی فرمایا جو شخص کہ زیارت قبر شریف کی میرے کریگا واجب اور
لازم ہوگی شفاعت میری اوسکے تئین اور معنی وجبت کی اس حدیث مین یہ ہی الشفاعۃ ثابتۃ لہ ولابد
منہا بالوعد الصادق یعنے شفاعت ثابت ہی زیارت کرنے والیکے بالضرور سچے وعدے سے
اور معنی لہ کی جو وجبت لہ شفاعتی مین ہی یہ ہی کہ زیارت کرنیوالیکو وہ خاصی شفاعت ملیگی جو دوسرونکو
شفاعت خاص نہ ملیگی یا زیارت کرنیوالونکو تنہا شفاعت کرینگے جو غیر مین نہیں جیسا کہ دوسرونکو ہوگی

اسکی بزرگی کے اظہار کے واسطے اور اس حدیث مین بشارت ہی زیارت کرنیوالیکو ایمان پر مرنے کی
یہ حدیث رغبت دلاتی ہی امت محمد کو زیارت شریف کی حدیث دوم من زار قبری حلت
له شفاعتی یعنی جوکہ زیارت کیا قبر کی میرے حلال ہوی واسطے اوسکے شفاعت میری
حدیث سوم من جاءنی زائرا لا تعمله حاجة الا زیارتی کان حقا علی ان اکون
له شفیعا یوم القیمة فرمایا حضرت نے جو میری زیارت کرنیکو اویگا اسطرح کہ اوسکا کچھہ مطلب اور
حاجت نہو سوا میری زیارت کے تو مجھپر لازم ہو گیا کہ مین اوسکا شفیع ہونگا قیامت کے دن یہ حدیث
رغبت دلاتی ہی امت محمد کو زیارت شریف کی یہ حدیث شریف صاف دلالت کرتی ہی اس بات
کہ سوائے حضرت کے زیارت کے اور کچھہ غرض و مقصود اوسکو نہو حدیث چہارم من حج فزار
قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی یعنے جوکہ حج کیا پس زیارت کیا قبر کی میرے
بعد وفات میر گویا اس شخص کے مانند جو زیارت کیا میری بیچ حیات کے حدیث پنجم من
حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی جوکہ حج کعبہ کا کیا اور نہین آیا زیارت کو میرے پس تحقیق کہ
حق تلفی کیا میری یہ ہر دو حدیث صاف دلالت کرتی ہین بعد حج کرنیکے سفر کرکے اور مشقت سے راہ کی
اٹھاکے قصد سے زیارت کے مدینه منوره کو جائیمن خیر و برکات مین اور نہ جائیمن آپکی حق تلفی
ہی حدیث ششم من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیمة ومن مات
فی احدی الحرمین بعثه الله من الآمنین یوم القیمة فرمایا آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
نے جوکہ زیارت میری کریگا اور اس زیارت کو مقصود اصلی جانیگا روز قیامت مین میرے ہمسایہ مین ہوگا
اور بیچ سایہ حمایت میرے ہوگا اور جوکہ حرم مکہ مین یا حرم مدینہ مین مریگا عذاب سے روز قیامت کے امان
پاویگا حدیث ہفتم من حج الی مکة ثم قصدنی فی مسجدی وکتبت له حجتان
مبرورتان قصد کرنا زیارت کا آنحضرت کے اور مشرف ہونا مسجد شریف سے آنحضرت صلی الله علیه وآله
وسلم کے برابر حج مبرور اور مقبول کے ہی بسبب قبولیت حج کا ہی جو ادا کیا اور جزا حج مبرور کی جنت ہی
او جو با حج مبرور اوسکو کہتے ہین منہیات اوسمین نہو اور مقبول بارگاہ حق ہو حدیث ہشتم

وما من احد من امتی له سعة ثم لم یزرنی فلیس له عذر یعنے جو کوئی امت سے میرے
واسطے اوسکی قدرت ہو پھر نہیں آیا زیارت کو میرے تو اوسکی خطا عذر پذیر نہیں اور یہ حدیث
بھی صاف ترغیب و تحریص دلاتی ہے اونکو جو دور دور سے قصد کر کے آوینے مدینہ منورہ کو زیارت
شریف کے لئے خواہ وہ شخص مغرب میں ہو یا مشرق میں غرضکہ تمام احادیث جذب القلوب سے
مذکور ہوے ہیں اور اس کتاب میں اور بھی بہت سے احادیث ہیں تطویل کے خوف سے اسی پر
اکتفا کیا اور اجماع امت کا زیارت شریف پر یہہ ہے اور فرمایا شیخ عبد الحق دہلوی جذب القلوب میں
و اجماع امت بر فضیلت و استحباب آن نیز مذکور شد اور فرمایا خاتم المجتہدین ابن حجر مکی جواہر منظم
میں اجمع العلماء علی مشروعیة الزیارة والسفر الیہا وکذالک اجمع المسلمون من العلماء وغیرہم
علی فعل ذالک فان الناس لم یزالوا من عہد الصحابة الی الیوم یتوجہون من سائر الآفاق الی
زیارتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبعدہ ویقطعون فیہ مسافة بعیدہ وینفقون فیہ الاموال ویبذلون
المہج ومعتقدین ان ذلک من اعظم القربات ومن زعم ان ہذہ الجمع العظیم علی تکرر الازمنة
مخطیون فہو المخطی المحروم . یعنے حاصل مضمون کا یہ ہے کہ عالموں نے اکٹھے ہوکر مشروع ہونا اسباب پر کہ زیارت
قبر شریف کی اور سفر کرنا زیارت کیواسطے شرعی کام ہے اسطرح اجماع کیا عالموں اور دوسرے
مسلمانوں نے سفر کر کے جانے پر قبر شریف کے زیارت کیواسطے کیونکہ لوگ صحابہ کے زمانہ سے
آج تک اطراف و اکناف سے مسافت دور و دراز کاٹتے ہوے مدینہ منورہ طرف زیارت قبر
شریف کے قصد سے چلے آتے ہیں پہلے حج ادا کرنے کے اور بعد اوسکے اور خرچے ہیں اور خرچ
کرتے ہیں اس سفر میں اپنے مال اور جان کو زیارت کا شرف حاصل کرنے اس عقیدے سے
کہ سفر زیارت کے واسطے بڑی عمدہ قربات سے ہے پھر جو شخص یہ گمان کرے کہ یہ جماعت تمام
زمانوں کے خطا کرنیوالے ہیں سو وہ شخص آپ ہی خطا کرنے والا اور بے نصیب ہے ایسی سعادت سے
انتہی اور لیکن ثبوت زیارت شریف کا قیاس سے یہ ہے اور تشریف فرمانا آپ کا جنت البقیع میں
مردگون کے واسطے اور تشریف فرمانا شہداء احد کے لئے دلیل بین ہے اور جب زیارت کو

جانا دوسرونکے ثابت ہوا زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بطریق اولی ثابت ہوگی
اسیطرح ہی جذب القلوب مین اب معلوم کیا چاہئے جو چیز کہ حرام قطعی ہی اسکو حلال جاننے والا کافر ہی
اور اسیطرح جو چیز کہ بالاتفاق حلال ہی اسکو حرام جاننے والا بھی کافر ہی اور منکر ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کے خلافت کا کافر ہی کیونکہ اسنے اجماع کا انکار کیا اور جو شخص کہ منکر انکی صحابیت کا ہی وہ بھی کافر ہے
کیونکہ صحابیت انکی قرآن شریف سے ثابت ہی جیسا کہ حق تعالی فرمایا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار
اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا - پس جو چیز کہ قرآن اور احادیث صحیحہ اور اجماع اور
قیاس سے ثابت ہوا اور وہ اعظم قربات سے ہو اسکا منکر بیشک کافر ہی اور جو شخص کہ اس تقرب
معظم کو شرک مین داخل کریگا اور فاعل کو اوسکے مشرک مقرر کرے تو اوسکے کافر ہونے مین اور
اوسکے معتقد کے کفر مین کیا شک ہی پس اس سے صاف ثابت ہو چکا کفر معتقدین تقویۃ الایمان کا
اور اسی واسطے علماء مکہ معظمہ اور علماء کابل اور علماء دہلی اور علماء مدراس اور خود مولوی محمد علی صاحب
معہ خلف اس کتاب کے معتقد کو کافر کے حکم کئے **سوال** امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ نے
ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا کہ ہمیشہ قبر شریف کی زیارت کر رہا ہی آپ نے اوسکو منع فرمایا اسیطرح تقویۃ
الایمان والا منع کیا **جواب** بر تقدیر ثبوت شاید کہ وہ شخص کچھہ خلاف شریعت کام کیا ہوگا اسلئے
آپ منع فرمایا ورنہ منع کرنیکے لئے کچھہ وجہ نہین کیونکہ وہی امام رضی اللہ عنہ سے زیارت شریف کے
مقدمہ مین روایات آئے ہین اور خود وہ امام تمام کئے مرتبہ آپ زیارت شریف سے مشرف ہوے
جواب دوسرا ہم تسلیم کئے اس روایت مذکور کو جو آپ نے منع فرمایا لیکن اسکو کافر و مشرک نہ فرمایا
اور کتاب اختلاف ائمہ مین ہی واتفقوا علی استحباب زیارۃ قبر المصطفی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یعنے اتفاق کئے چارو مذہب کے علماء مستحب ہونے پر زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
قولہ یا وہان روشنی کرے **جواب** روشنی کرنا مسلمانون کے قبور کے نزدیک حرام ہی اگر خلق
کو اس سے نفع پہنچتا ہی تو بیشک جائز ہی چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی مدارج النبوۃ مین فرمایا ہی چراغ
افروختن بر قبور ممنوع است مگر آنکہ در سایہ آن کاری کنند یا نزدیک بآن راہی رود انتہی پس شرک کہ

اسی سے کہان ثابت ہوا اگر یہ کہینگے بے سبب ممنوع ہی کلام ہمارا اسکے ہونے مین ہی ممنوع
لیکن روشنی کرنا حجرۂ شریفہ اور روضۂ منیف کے نزدیک قدیم الایام سے یہ فعل جاری ہی کوئی بکے
علما اور صلحا سے جو زیارت شریف کو گئے تہے انکا انکار اسکا نہین کیے پس کفایت کرنا ہی جواز
کے لئے جیسا کہ سید علی سمہودی کتاب وفاء الوفا مین تحریر فرمایا ہی کہ جب روشنی کرنا نزدیک قبور
مسلمین کے واسطے نفع کے جایز ہی پہر کیا اعتراض ہی روشنی کرنے مین حجرہ شریفہ کے نزدیک
جو نفع کثیر اس سے ثابت متحقق ہی اسیطرح ہی سند الزائرین مین **قوله** انکی قبر کو بوسہ دینا **جواب**
بوسہ دینا غیرون کے قبور کو جائز نہین لیکن بوسہ دینا قبور کو والدین کے جایز ہی جیسا کہ خزانہ اور
فتاوی عالمگیری مین ہی لا باس بتقبیل قبر الوالدین پہر کسکا ذکر ہی اور خود مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب اپنی والدین کے قبور کو بوسہ دیتے تہے اگر کافر کہتے ہین تو آپکے مرشد ان
مرشد کو کافر کہنا لازم آیا **قوله** مورچل جہلنے **جواب** مورچل جہلنا خدا تعالی کو خاص ہی سوا اسکی کہ
یا اور کوئی جائے پر جہلنے سے شرک ثابت ہوتا ہی سو وہابی صاحبون کو ضرور ہی کہ قران و
حدیث اور اجماع امت سے ثابت کیا چاہئے **قوله** شامیانہ کہڑا کرے **جواب** اسیطرح
اسکو بہی یعنے شامیانہ کو قران وحدیث اور اجماع امت سے ثابت کیا چاہئے کہ وہ خدا تعالے کے لئے
خاص ہی اور وہ خدا تعالی کے لئے کس جائے کہڑا کرا وین شاید وہابیہ مین بعض خدا تعالی کو
عرش پر بٹہاتے ہین ہان وہ لوگ اس شامیانہ کو عرش پر کہڑا کرتے ہونگے اور کیفیت شامیانہ
کہڑا کرنے کی قبر پر یہ ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہڑا کیا حضرت ام المومنین زینب بنت جحش کی
قبر پر اور محمد بن حنیفہ نے عبد اللہ بن عباس رض کے قبر پر اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بہائی کے
قبر پر اور مولوی اسحق نے جو امام وہابیہ تہے اگرچہ شامیانہ کہڑے کرنے اور قبہ بنانیکو قبر پر مکروہ و
ممنوع لکہا مگر شرک نہین کہا جیسا کہ مایۃ مسائل مین لکہا ہی شامیانہ و قبہ استادہ کردن بر قبر مکروہ
و ممنوع کما یظہر من الروایات وفی البخاری رای ابن عمر فسطاطا علی قبر عبد الرحمن فقال
انزعه یا غلام فانما یظله عمله انتہی لیکن صاحب عینی نے شرح بخاری مین لکہا ہی کہ عبد اللہ بن عمر و ابن سعید

وابن مسیب مکروہ رکہتے تھے ضرب خیمہ اور قبہ کو او عمر رضی اللہ عنہ نے برپا کیا اوپر قبر زینب بنت جحش اور
عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اوپر قبر برادر اپنے کے اور محمد بن الحنفیہ نے قبر ابن عباس رضی اللہ عنہ پر اور
فاطمہ بنت حسین بن علی کرم اللہ وجہ نے قبر شوہر اپنے حسن مثنی بن حسن رضی اللہ تعالی عنہما پر اب
یہاں غور کیا چاہئے جلیل القدر صحابہ جسکو کرے اور بعض صحابہ اسکے کراہت کے قایل ہوے ویسے
فعل کرنیوالیکو مشرک بولنا گویا اپنے کو آپ مشرک بولنا ہی **سوال** تقویۃ الایمان والا او سیمیں شرک
ثابت ہوتا ہی کرکے جو بولا اور اسکو اشراک فی العبادت کہا سو اسکا عرض یہ ہی کہ اللہ کی سی تعظیم کسی
اور کی کرے پہر یون سمجہے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لایق ہیں **جواب** اگر مطلب اس فقرہ کا
یون ہی کہ جیسے اللہ کے سر کا سجدہ کیا تو شرک ہی ہم کہتے ہیں سجدہ اللہ کے سر کا سمجہتے ہی کافر
ہوگیا مطلب اسکا یہ ہی کہ ہاتہ باندہکر کہڑے رہنا اور دور دور سے قصد کرکے اسکے گہر کے طرف
جانا اور سجاور بنکر بیٹہنا اور رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤن چلنا اور اسکے باؤری کے پانی کو تبرک
سمجہکے پینا اور رعایون کے لئے لیجانا او سواے اونکے یہ ہر کام خدا تعالی کے لئے خاص ہیں
اور یہ امور خدا تعالی کے سوائے اور کسیکو کیا اور یون سمجہا کہ آپ ہی اس تعظیم کے لایق ہیں یعنی
سوائے خدا تعالی کے اور کسیکو کیا اور یون سمجہا کہ ہر کام کے لایق ہیں خواہ وہ خدا ہو یا غیر
خدا ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ تاویل بہی کام نہیں آتی کیونکہ اوسنے بعد اوسکے یہ فقرہ لکہا ہی یا یون
سمجہے کہ اسی طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہی اور اس تعظیم کے برکت سے اللہ مشکلیں کہولدیتا ہے
اس میں ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہی اجی وہابی صاحبان ہم اہل سنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کو دور دور سے قصد سفر کرکے جانے میں
خدا تعالی خوش ہوتا ہی اور اس زیارت معظم کی برکت سے وہ مشکل کشائے حقیقی ہماری مشکلیں
کہولدیتا ہی اور اس سے زیادہ کیا مشکل کشائی ہوگی کہ ایک اعرابی بعد انتقال آپ کے قبر شریف
آیا اور اپنے گناہونکا حال بیان کیا اور کہا میری مغفرت کرا قبر شریف سے آواز آئی غفر اللہ لک
یعنے مغفرت کیا اللہ تجہکو یارو انصاف کرو اس سے زیادہ مشکل کشائی کیا ہوگی جو روضہ مقدس کا

کیا اور اپنی مغفرت چاہا اور اللہ تعالے آپ کے وساطت سے بخش دیا اب غور کرو جسنے
اسکو بھی شرک کہتا ہی بہر صورت اس کتاب کے معتقد کے کفر ثابت ہونے مین کچھہ شبہ
نہین اور کوئی تاویل کام نہین آتی **سوال** علمای مدراس اس کتاب کے مطلب کو سمجھے نہین
جواب ساکنان بنگلور جو علم و فضل کا دعوی کرتے ہین یہ لوگ علمائے مدراس کے خادمی کرکے
کچھہ ایک علم حاصل کئے او نظر کرتے وے علمائے نامدار و فضلائے عالی وقار کے علم کے انہون
حصہ علم بھی ان لوگونکو حاصل نہین آور جب وے علمائے موصوف اس ہندی کتاب کے مطلب کو
نہ سمجھین تو کیا یہ لوگ سمجھ گئے **جواب** دوسرا ہم تسلیم کئے علمائے مدراس کتاب کے
مطلب کو نہین سمجھے کیا علمائے دہلی اور علمائے کابل اور علمائے مکہ معظمہ اسکے معتقد کو کافر کہے ہین
وہ بھی اوسکے مطلب کو نہین سمجھے **جواب** تیسرا علمائے دین جب مطلب اسکا نہین سمجھے
تو کیا گاؤ قصابان اور بنش کے سپاہیان اسکا مطلب سمجھ گئے **جواب** چوتھا وہ ہندی کتاب
ہو ہی عوام الناس اوسکے مطلب کو سمجھکر اوسپر عمل کرینگے نہی جب علما اوسکے مطلب کو نہ سمجھین تو
عوام کیونکر سمجھینگے اور جب عوام اوسکو نہ سمجھین تو کتاب مذکور سے پرہیز کرنا واجب ہوا **جواب**
پانچوان خود مصنف تقویت الایمان ابتدامین اس کتاب کے لکھا ہی **قولہ** اللہ صاحب نے
فرمایا ہی کہ قرآن مجید مین باتین بہت صاف صحیح ہین انکا سمجھنا مشکل نہین انتہی جب قرآن
شریف کا سمجھنا مشکل نہوا تو کیا وہ ہندی کتاب سمجھنا مشکل ہوا **سوال** تقویۃ الایمان مین
تمام آیات قرآنی واحادیث نبوی لایا ہی اگر اس کتاب کو بری کہین یا اس کتاب کا انکار کرین
تو قرآن وحدیث کو برا کہنا اور قرآن وحدیث کا برا کہنا اور قرآن وحدیث کا انکار کرنا لازم
آتا ہی **جواب** اول قرآن شریف کلام الہی ہی اور حدیث شریف کلام نبوی اور یہ تقویۃ الایمان
کا ہیکو ہوگی بلکہ تقویۃ الایمان اسکے مصنف کا کلام ہی جو اپنے ذہن کے تیزی سے نکالا ہی کہین
موافق اور کہین مخالف **جواب** دوسرا وہابیون کے مکرون سے یہہ بھی ایک مکر ہی کیونکہ
تقویۃ الایمان کو بری کہین تو قرآن وحدیث کو برا کہنا ہرگز لازم نہین آتا اسلئے کہ اوقصیونکے

کتابون مین اللہ تعالے کے دیدار کے مقدمہ مین انکار کرتے ہین اور کوئی دیکھنے کا اعتقاد رکہا
تو اسکو گمراہ کہتے ہین اور اپنے دعوی پر قران کی دلیل لاتے ہین دلیل اول قولہ تعالے
قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل الخ یعنے کہے موسی
علیہ السلام ای رب میرے دکہا تو میرے تئین ذات پاک کو تیرے دیکہونگا مین ذات کو تیرے
فرمایا اللہ تعالے نہین دیکہیگا تو اے موسی اور لیکن دیکہہ تو طرف پہاڑ کے اور دلیل دوم
قولہ تعالے لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار یعنے نہین ادراک
کرینگے اسکو بصیرتان اور وہ اللہ تعالے ادراک کرتا ہی بصارتون کو اور اسیطرح بہت ہین
والے اپنے اپنے دعوی پر دلیل حدیث وقران کو لاتے ہین اب خیال کیا چاہیے باوجود قران
شریف وحدیث لانیکے اونکے مذہب اور کتابون کو باطل کرکے اہل سنت وجماعت حکم
فرماتے ہین اور باطل کہنے سے انکے کتابون کو قران شریف کو باطل کہنا لازم نہین آتا ہی
طرح تقویۃ الایمان کو باطل کہنے سے قران وحدیث کو باطل کہنا لازم نہین آتا جواب تیسیر تقویۃ
الایمان مین جو آیات واحادیث کہ لایا ہی وے حق ہین لیکن بعض بعض جاے معنی انکا خلاف
کیا اور بعض جاے برابر مگر جسین جسجگہ لفظ ف بڑہاکر فائدہ جو بیان کیا اس فائدہ مین اہل سنت وجماعت
کے خلاف کیا اور بعض بعض جاے جو قران وحدیث مین نہین سو باتان اپنے طرف سے بڑہادیا
جیساکہ اوپر مذکور ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب مولانا شاہ محی الدین صاحب مرحوم ویلوری قدس سرہ کے جد
امجد سید عبد اللطیف المعروف بہ محی الدین ذوقی کتاب باب النجات مین تحریر فرماتے ہین

فصل دوازدہم در نماز تراویح در ماہ رمضان بعد نماز عشا بیست رکعت بدہ سلام پیش از
وتر باجماعت سنت موکدہ است ونیز قران در تراویح وشنیدن یکبار واگر قران در تراویح ختم کردند
بقیہ مشہور تراویح ساقط نمیشود وہو الصحیح واگر در ہر رکعتے از تراویح دہ آیت بخواند قایم مقام ختم
شود بر قول اصح بعد از چہار رکعت مقدار یکہ چہار رکعت بوجہ سنت ادا توانستن نیز سنت است

و علمائے شرع برائے آن تسبیح مقرر کردہ اند تسبیح اول اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ و این
تسبیح را بعد دعا کہ اینست اللھم انا نسئلک الجنۃ والرویۃ وما فیہما ونعوذ بک من النار
الخ بنام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدین کلمات نامزد کردہ اند محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم الخ تسبیح دوم اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم صلوٰ علیہ
واین تسبیح را بعد از دعا بنام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بدین کلمات نامزد کردہ خلیفۃ رسول اللہ
بالتحقیق الخ تسبیح سوم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ الخ واین تسبیح را بعد دعا
بنام حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ بدین کلمات نامزد کردہ مزین المسجد والمنبر و
المحراب الخ تسبیح چہارم سبحان اللہ بحمدہ سبحان العلی العظیم الخ واین تسبیح بعد بنام
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بدین کلمات نامزد کردہ جامع القرآن کامل الحیاء والایمان الخ
تسبیح پنجم استغفر استغفر اللہ استغفر اللہ العلی العظیم الخ واین تسبیح بعد دعا بنام
حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ بدین کلمات نامزد کردہ اسد اللہ الغالب مظہر العجائب
والغرائب الخ و بعد ہر دوگانہ ادنی این کلمات مقرر کردہ فضل من اللہ ونعمۃ ومغفرۃ
ورحمۃ الخ اور صاحب در مختار وغیرہ مطلق تسبیح کے قایل ہیں اور صاحب رد محتار اور
طحطاوی تسبیح مقیدہ کے مقر ہیں جب کہ کہے فیقال ثلاث مرات سبحان ذی الملک
والملکوت الخ اور اسیطرح ہی غایۃ الاوطار ترجمۃ در المختار میں پس صاحب الم د جو کچہ زبان
درازی کیا ہی علمائے تحیا بون میں بے ادبی کیا ہی ع بر بلند آن سخن بسوی خود ست
تف بسوی فلک بروی خود است ۔ جو فتوی کہ تقدمہ تسبیحات تراویح میں مرقوم ہو اتہا جانب سے
راقم فتوی کے نہ تہا بلکہ مستند حوالہ کتب سے تہا پس ہر مومن کو ضرور ہی خصوصًا جو لوگ کہ جناب
مولانا شاہ محی الدین صاحب مرحوم ویلوری کے مرید ہو یا معتقد یا شاگرد رشید ہوں بدو چشم
اسکو قبول کرے اور عمل پیرا رہی نہ کہ جناب مرحوم سے اعتقاد رکہے اور انکے چہ اچہے کے جناب میں
بے ادبی کرے ۔ باقی برآئندہ انشاء اللہ تعالی

جناب میں حضرات

بابرکات کے یہ خادم دین رسول الثقلین عاصی احمد حسین جونلامیندوں سے مولانا مولوی زاہد حسین صاحب قبلہ
قادری مظہر الحانی کے ہی التماس کرتا ہی کہ بندہ نے اس رسالہ کا جو نام {حفاظت الایمان عن قرن الشیطان}
رکہا ہی اور اسمین اعتراضات مولانا موصوف کے اور جوابات حضر محمود صاحب پارچہ فروش کے مع
رد داخل کیا ہی جس جاے پر معترض لکہا جاتا ہی اس سے مولانا مولوی زاہد حسین صاحب قبلہ مراد
ہین اور جس جائے مجیب لکہا جاتا ہی اس سے خضر محمود صاحب پارچہ فروش مراد ہین حاصل
کلام اس رسالہ کو بنظر انصاف ملاحظہ فرمادین تعصب وحسد کو راہ ندین تاکہ حق وباطل خوب منکشف
ہوجاوے اور یہ عاصی رسالہ مذکور تیار ہو چکے بعد چند اوراق دیکہا نام جسکا غلبۃ الموحدین بالعکس رکہا
گیا ہی جیساکہ سابق مین ہزیمت المنکرین ایک کاغذ کا نام رکہا تہا بعد ازاں اوسکے قلعی کہولے گئی
اسی طرح اسکی ہی قلعی کہولدئے جاویگی انشاء اللہ تعالے غرض اسمین بہت سے خلاف واقع
اور جہوٹ باتین لکہے گئے ہین اور بہت سے باتین جس سے حضر محمود صاحب پارچہ فروش کی
نادانستگی اور پوچ گوئی ظاہر ہوتی ہی مطلق چہوڑ دی گئین اور اوس روز کے بحث مین بالکل
جواب سے تنگ آئے تہے مگر بتائید شیخ خانعالم خان جو سرخیل مذہب ضالہ کا تہا اہون
نے جواب دیا اور اوسکا رد ہی بخوبی ہوا اس کاغذ کے دیکہنے سے اور ایک لطیفہ نظر آیا وہ یہ کہ
بعض لوگ معتقد تقویۃ الایمان جو اپنے کو پوشیدہ رکہتے تہے لیکن وہ مذہب ونکا ابوی وجمہوی ہونیکے
سبب سے علانیہ اس کتاب تقویۃ الایمان کی تعریف اونکے زبان سے وقوع مین آئی اور
اونکے مذہب ضالہ کے طرف سے اونکو جناب کا خطاب ہی مرحمت ہوا +
الٰہی تمامی امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو توفیق نیک دے اور اس رسالہ کو اونکی ہدایت کا
سبب گردان آمین یارب العالمین بحق محمد شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ والہ الطاہرین واصحابہ الماجدین
اجمعین ؂

کتبہ محمد عبد الواحد

تمت تمام